امریکی عورت کا المیہ

تحریر: منو بھائی

امریکی معاشرے میں سب سے زیادہ استحصال کا نشانہ بننے والی عورت ہے!

معروف "صحافی" منو بھائی مشہور کالم نگار ہیں۔ان کا یہ مضمون پاکستان میں خواتین کے حقوق کیلئے کام کرنیوالی نام نہاد این جی اوز اور مغرب زدہ، ماڈرن بیگمات کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔چونکہ منو بھائی کا تعلق ترقی پسند ادیبوں اور صحافیوں میں ہوتا ہے۔لہذا انکی یہ تحریر "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" کے مصداق ہے۔

نیویارک سے ہیوسٹن تک امریکہ کے چار بڑے شہروں میں ڈیڑھ ماہ سے زیادہ عرصہ قیام کے دوران سینکڑوں دوستوں، ہزاروں پاکستانیوں، ہندوستانیوں اور دیگر ایشیائی ملکوں کے محنت کشوں اور کاروباری لوگوں سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں، کم از کم ایک درجن بڑے جلسوں، ادبی محفلوں، مذاکروں میں شرکت، تین ٹیلی ویژن پروگراموں اور تین ریڈیو انٹرویوز میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے اور یہاں کی شان و شوکت، گہما گہمی اور رونق دیکھنے کے علاوہ میں نے امریکی معاشرے کے بعض انتہائی گھناؤنے پہلو بھی دیکھے ..... بقول ناصر کاظمی ۔

یاد ہے یہ چراغاں ناصر   دل کے بجھنے کا سبب یاد نہیں

مگر میں نے یہاں جو کچھ دیکھا ہے اس میں سب سے نمایاں عورت کی حالتِ زار ہے اور مجھے سب سے زیادہ ترس بھی یہاں عورت پر آرہا ہے۔ میرے خیال میں سرمایہ داری نظام اور منڈی کی معیشت یعنی معیشت بازار میں سب سے زیادہ اور سب سے سستے داموں فروخت ہونے والا "مال" عورت ہے اور سب سے زیادہ استحصال کا نشانہ بننے والی بھی عورت ہے۔ میرے اس خیال سے یہاں کے صوفی مشتاق، جوہر میر، منظور اعجاز اور افتخار نسیم جیسے دانشور دوستوں کو بھی اتفاق ہے کہ امریکہ میں کتوں اور بلیوں کا عورتوں سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ موٹروں کے پہیوں اور انجنوں پر عورتوں سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ میرے ان دانشور دوستوں کا یہ خیال صحیح ہے کہ بازاری معیشت کا نظام سرمایہ داری اگر اسٹاک مارکیٹ کے کریش کر جانے کے صدمے سے بچ بھی گیا تو عورت کی بے حرمتی کے ہاتھوں مارا جائے گا

یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نیکوکار نہیں ہوں اور اخلاقیات کا علمبردار بننا بھی مجھے زیب نہیں دیتا۔ مگر انسان اور حیوان میں تمیز رکھتا ہوں اور یہاں امریکہ کے بڑے شہروں میں یعنی بڑی منڈیوں اور بازاروں میں سڑکوں، پارکوں، ٹیوب اسٹیشنوں، دفتروں، نائٹ کلبوں، ہوٹلوں کے کمروں، لابیوں اور گھروں میں اچھے بھلے انسانوں کو حیوانوں میں تبدیل ہوتے دیکھ کر دکھی ہوتا ہوں اور یہ سن کر بھی تکلیف ہوتی ہے کہ عورتوں کے لئے وہی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو کتوں اور بلیوں کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔

دنیا کی پندرہ بڑی ملٹی نیشنل کارپوریشنیں محض عورتوں کی آرائش و زیبائش کا سامان تیار کر کے اربوں ڈالر کماتی ہیں۔ مگر ان کی مصنوعات سے عورتوں کی صحت پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا۔ یہ تمام مصنوعات لباس سے زیبائش اور میک اپ تک مردوں کے دل لبھانے کیلئے ہوتی ہیں، عورتوں کو دیدہ زیب بنانے اور انہیں بازاروں میں نچانے کیلئے ہوتی ہیں۔

یہ لکھتے وقت محسوس ہوتا ہے کہ بہت سی نیک دل خواتین کو میری یہ باتیں اچھی نہیں لگ رہی ہوں گی لیکن اگر انھوں نے نیویارک، واشنگٹن، لاس ویگاس اور ہیوسٹن کے کلبوں میں اسکولوں اور کالجوں کی طالبات اور دیگر ضرورت مند لڑکیوں کو تمام کے تمام کپڑے اتار کر ناچتے تھرکتے اور بازی کر کے انتہائی بے ہودہ مظاہرے کرتے اور انتہائی مکروہ قسم کے لوگوں کی آغوش میں لوٹ پوٹ ہو کر بیلیں وصول کرتے ہوئے دیکھا ہو تو ان کی آنکھیں بھیگ جائیں گی یا پومپائی کا زلزلہ یاد آجائے گا یا طوفان نوح کا سبب بننے والی بارش اندتی دکھائی دے گی۔

امریکی معاشرے میں مردانگی کا مضحکہ خیز گھمنڈ یورپ کے معاشروں سے بھی زیادہ اور یہی اس کی سب سے بڑی کمزوری بھی ہے۔ امریکی آئین، قوانین اور اقدار میں انسانی حقوق کی پاسداری کے تذکرے تو بہت ہیں مگر یہ تذکرے امریکی معیشت کی طرح کھوکھلے، بے جان اور بے روح ہیں۔ امریکہ میں عورت کی بے حرمتی کی وجہ سے خاندانوں کی طرح ازدواجی زندگی بھی وفات پاچکی ہے۔ بازاری معیشت نے یہاں کی اخلاقی قدروں کا بھی دیوالیہ نکال دیا ہے۔ اخلاقی افلاس سے جو قحط جنم لیتا ہے وہ تمام قحطوں سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے...... اور امریکہ اس قحط سے دوچار ہو چکا ہے۔ (بشکریہ جنگ لاہور)

”جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے“

لاہور (این این آئی) پردہ حکم الٰہی ہے اور جب تک پردہ ہوتا ہے گھر امن و سکون اور حیاء کا پیکر ہوتا ہے اور جس قوم سے یہ تینوں پہلو نکل جائیں وہ قوم پریشانیوں میں گھر جاتی ہے۔ ایک میگزین میں اٹلی کے ماہر نفسیات ڈاکٹر سٹیفن کلارک پردہ کے متعلق اپنے مشاہدات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عورتوں مردوں کا میل جول اور گھر میں بلا روک ٹوک آنا جانا، عام رشتہ داروں کے گھروں میں قیام اور کھانا پینا یہ تمام میری نگاہوں میں سخت نقصان دہ ہیں۔ اس کا اثر نسلوں تک جاتا ہے اور میں نے اس میل جول کی وجہ سے عورتوں کو دوسرے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہوئے دیکھا ہے اور مغربی معاشرے میں طلاق کی کثرت، زنا اور فحاشی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ ڈاکٹر کلارک کا کہنا ہے کہ مغرب کے رہنے والوں کو چاہیے کہ وہ اسلام کے پردہ کے اصولوں پر عمل کریں اور ایسا کرنے سے ہماری زندگیوں میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور اسی لئے مسلمانوں کے نبیؐ نے اس کا سختی سے حکم دیا ہے۔